دورہ کیا ہے مگر وہ آج تک کسی مسجد میں نہیں گئے۔

مسجد کے افتتاح کے چند روز بعد بنیاد پرست مسیحیوں کی متعدد تنظیموں نے ایک احتجاجی اجتماع کا اہتمام کیا جس میں اطالوی پارلیمنٹ کی خاتون سپیکر نے بھی شرکت کی۔ سرکاری طور پر وضاحت کی گئی ہے کہ اُن کی شرکت ذاتی حیثیت میں ہے، مگر اُن کی موجودگی نے اطالیہ کے سیاسی حلقوں میں کچھ ارتعاش پیدا کر دیا ہے۔ ایک اصلاح پسند رکن پارلیمنٹ نے تو اُن کے استعفاء کا مطالبہ کر دیا ہے۔ جن تنظیموں نے احتجاجی دُعا میں حصہ لیا ہے، اُن میں سے ایک کا نام "لے پانٹے ثقافتی مرکز" ہے۔ تنظیم کا یہ نام اُس "واقعہ" کی یاد میں رکھا گیا ہے جب ۱۵۷۱ء میں "لے پانٹے" کے مقام پر تُرک بحری بیڑے کو شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر پوپ جان پال دوم نے "کیتھولک نیوز سروس" کے مطابق کہا کہ "جہاں میں اِس بات پر خوش ہوں کہ روم میں مسلمان اپنی مسجد میں جمع ہو کر عبادت کر سکتے ہیں، وہیں میں اپنی بھرپور اُمید کا اظہار کرتا ہوں کہ کرۂ ارض کے ہر گوشے کے مسیحی اور اہلِ ایمان اپنے اپنے عقیدے کے آزادانہ اظہار کا حق رکھیں گے۔"

متفرّق

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: غیر ملکی امداد میں کٹوتی پر ایونجلیکل گروہوں کا احتجاج

گزشتہ سال نومبر میں ایوانِ نمائندگان اور سینیٹ میں ری پبلکن پارٹی کی زبردست کامیابی کے بعد یہ محسوس کیا جانے لگا تھا کہ متوازن بجٹ کے نام پر معاشرے کے غریب طبقوں کو حاصل بعض رعایتیں ختم ہو جائیں گی۔ اِس طرح بین الاقوامی اداروں کو دی جانے والی امداد میں معتد بہ کمی آ جائے گی، اور امریکی غیر ملکی امداد کا مستقبل بھی بحیثیت مجموعی اِس سے مختلف نہ ہو گا۔ ایوانِ نمائندگان میں مجوّزہ بجٹ پر بحث اور کٹوتیوں نے ان خدشات کو درست ثابت کر دیا ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنماؤں کو تو اعتراضات ہیں ہی، امریکہ کے مذہبی حلقوں میں بھی بے چینی پائی جاتی ہے جس کا اظہار وقتاً فوقتاً مذہبی رہنماؤں کی طرف سے جاری ہونے والے بیانات سے ہوتا ہے۔

سینیٹ میں نارتھ کرولینا کے نمائندے جیسّی ہَیلمز (Jesse Helms) نے ایک مسوّدہ قانون پیش کیا ہے جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ "امریکی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی" (U.S Agency

(for International Development) توڑ دی جائے۔ یہ ایجنسی چالیس سال سے دُنیا کے مختلف ملکوں میں کام کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ بین الاقوامی ترقیاتی امداد میں ۲۰ فیصد کمی کر دی جائے۔ مسوّدہ قانون کے مطابق غیر ملکی امداد کے جو بھی پروگرام ہیں، اُنہیں سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دیا جائے۔

مذکورہ بالا صورت حال میں ۳۲ ایونجلیکل تنظیموں نے مجوّزہ مسوّدہ قانون کی مخالفت میں Association of Evangelical Relief and Development Organizations (ترقیاتی اور امدادی ایونجلیکل تنظیموں کی ایسوسی ایشن) کے نام سے ایک وفاق قائم کیا ہے۔ اس وفاق میں شامل تنظیموں کے رہنما قانون سازوں سے رابطہ قائم کر کے اُنہیں اپنے نقطہ نظر کے حق میں قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ورلڈ وژن کے صدر رابرٹ سیپل کے الفاظ میں "دوسری عالمی جنگ کے بعد خارجہ پالیسی کے حوالے سے یہ مسئلہ اہم ترین بحث بن سکتا ہے۔ ایک دوسری تنظیم کے سربراہ کا کہنا ہے کہ "ہم سرد جنگ میں کامیاب رہے۔ اب ہمیں امن سے ہاتھ نہ دھونے چاہییں۔"

ایونجلیکل تنظیموں کے وفاق کی مہم چار نکات پر مرکوز ہے۔ امریکی شہری ماضی میں فراخ دلی سے مدد کرتے رہے ہیں، اگر امریکہ ترقی پذیر دُنیا میں قائدانہ کردار سے پیچھے ہٹتا ہے تو اس سے قیادت کا خلا پیدا ہو جائے گا۔ ترقیاتی امداد خود امریکہ کے بہترین مفاد میں ہے اور ترقیاتی امداد بار آور ثابت ہوتی ہے۔

رابرٹ سیپل کی رائے ہے کہ "سرد جنگ کے خاتمے پر نئی جمہوریتیں اُبھر رہی ہیں جنہیں ہمارے تعاون کی ضرورت ہے۔" کٹوتی کی مخالفت کرنے والوں کو تشویش لاحق ہے کہ اگر امریکہ نے بڑے پیمانے پر امداد میں کمی کر دی تو اس کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بعض دوسرے ممالک بھی اپنے امدادی بجٹ میں کمی کر دیں گے جو نوزائیدہ جمہوریتوں کے لیے تباہ کن ثابت ہوگی۔

ایونجلیکل تنظیموں کے وفاق کے سربراہ رالف پلمب کی سوچ کے مطابق "جو مسائل آج ترقی پذیر دُنیا کے ہیں۔ اگر ہم پورے طور پر ان میں شریک نہ رہے تو کل یہ مسائل امریکہ کے ہوں گے"۔

واضح رہے کہ اس سال ترقیاتی امداد کی مد میں صرف چار ارب ڈالر کی رقم تجویز کی گئی ہے اور یہ امریکی بجٹ کا صرف ۳ء فیصد ہے۔